پنجاب مالیات {فنانس} آرڈیننس، 1978

(XIII بابت 1978)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ

2۔ پنجاب شہری غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔پی ایکٹ نمبر V بابت 1958) میں ترمیم

3۔ پنجاب تفریحات پر محصول {ڈیوٹی} ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔پی ایکٹ نمبر X بابت 1958) میں ترمیم

4۔ پنجاب موٹر گاڑیوں کی محصول کاری ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔پی۔ایکٹ نمبر XXXII بابت 1958) میں ترمیم

5۔ [منسوخ کیا گیا]

6۔ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1965 (ڈبلیو۔پی۔ایکٹ I بابت 1965) میں ترمیم

7۔ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1973 (پنجاب ایکٹ نمبر XIV بابت 1973) میں ترمیم

8۔ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1977 (پنجاب ایکٹ نمبر XV بابت 1977) میں ترمیم

9۔ [منسوخ کیا گیا]

10۔ موجودہ قوانین کا اطلاق

11۔ دیوانی عدالتوں میں مقدمات کا امتناع

12۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

شیڈول

1۔ پہلا شیڈول

2۔ دوسرا شیڈول

متن

پنجاب مالیات{فنانس} آرڈیننس، 1978[1]

(XIII بابت 1978)

[27 جون، 1978]

صوبہ پنجاب میں مخصوص ٹیکس اور محصولات{ڈیوٹیز}عائد کرنے اور اُن کی شرح میں اضافہ کرنے کے لیے آرڈیننس۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے کہ صوبہ پنجاب میں مخصوص ٹیکس اور محصولات{ڈیوٹیز}عائد کیے جائیں اور اُن کی شرح میں اضافہ کیا جائے:

اس لیے اب، قوانین (نفاذ کا تسلسل) آرڈر، 1977 (سی ایم ایل اے آرڈر نمبر 1 بابت 1977) کے ساتھ پڑھے جانے والے 5 جولائی، 1977 کے اعلامیے کی تعمیل میں گورنر پنجاب مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ **مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ-**

(1) یہ آرڈیننس پنجاب مالیات{فنانس} آرڈیننس، 1978 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرۂ کار صوبہ پنجاب ہو گا۔

(3) اس کا نفاذ یکم جولائی، 1978 کو اور {اسی تاریخ} سے ہو گا۔

2۔ **پنجاب شہری غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔پی۔ایکٹ نمبر V بابت 1958) میں ترمیم -** پنجاب شہری غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس ایکٹ، 1958 کے سیکشن 3 میں ذیلی سیکشن (6) کے بعد مندرجہ ذیل نئے ذیلی سیکشن کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی-

"(7) اگر سالانہ ٹیکس کی رقم مالی سال کے 31 اگست کو یا اس سے قبل یک مشت ادا کی جاتی ہے تو مالی سال کے لیے سالانہ ٹیکس کی رقم کے پانچ فی صد کے مساوی چھوٹ دی جائے گی۔"

---

[1] یہ آرڈیننس 25 جون، 1978 کو گورنر پنجاب نے نافذ کیا؛ اور، مؤرخہ 27 جون، 1978 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 773 تا 781 پر شائع ہوا۔

3- **پنجاب تفریحات پر محصول {ڈیوٹی} ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔ پی ایکٹ X بابت 1958) میں ترمیم** - پنجاب تفریحات پر محصول {ڈیوٹی} ایکٹ، 1958 کے سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن (1) میں الفاظ "ایک سو پچیس فی صد" کو الفاظ "ایک سو پچاس فی صد" سے اور الفاظ "ایک سو فی صد" کو الفاظ "ایک سو پچیس فیصد" سے بدل دیا جائے گا۔

4- پنجاب موٹر گاڑیوں کی محصول کاری ایکٹ، 1958 (ڈبلیو۔ پی ایکٹ نمبر XXXII بابت 1958) میں ترمیم - پنجاب موٹر گاڑیوں کی محصول کاری ایکٹ، 1958 میں،-

(i) سیکشن 3 میں ذیلی سیکشن (2) کے بعد مندرجہ ذیل نئے ذیلی سیکشن کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی-

"(3) اگر سالانہ ٹیکس کی رقم مالی سال کی 31 جولائی کو یا اس سے پہلے یک مشت ادا کی جاتی ہے تو مالی سال کے لیے سالانہ ٹیکس کی رقم کے 10 فی صد کے مساوی چھوٹ دی جائے گی۔"

(ii) شیڈول کو اس آرڈیننس کے پہلے شیڈول میں دیے گئے شیڈول سے بدل دیا جائے گا۔

[2][5- پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1964 (ڈبلیو۔ پی ایکٹ نمبر XXXIV بابت 1964) میں ترمیم - * * * * * * * * * *]۔

6- پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1965 (ڈبلیو۔ پی ایکٹ نمبر I بابت 1965) میں ترمیم - پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1965 کے موجودہ سیکشن 12 کو درج ذیل سے بدل دیا جائے گا، یعنی-

"12 (1) ہوٹلوں پر ہر سال ایک ٹیکس عائد اور اکٹھا کیا جائے گا جو مندرجہ ذیل شرح سے ان کے مالکان یا انتظامیہ سے واجب الوصول ہو گا:-

---

[2] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} (ترمیم) آرڈیننس، 1978 (XIV بابت 1978، گزٹ میں بطور XIII غلط پرنٹ ہوا) منسوخ کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 9 جولائی، 1978، کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 861-اے تا 861-بی پر شائع ہوا (یکم جولائی، 1978 سے مؤثر ہوا)۔

(اے) ایک رہائشی یونٹ پر یومیہ کم سے کم پچیس روپے اور زیادہ سے زیادہ پچاس روپے وصول کرنے والے ہوٹل کی صورت میں۔	[3] [حقیقی طور پر زیرِ قبضہ رہائشی یونٹوں کے لیے دو روپے پچیس پیسے یومیہ فی رہائشی یونٹ۔
(بی) ایک رہائشی یونٹ پر یومیہ پچاس روپے سے زائد لیکن زیادہ سے زیادہ سو روپے وصول کرنے والے ہوٹل کی صورت میں۔	[4][حقیقی طور پر زیرِ قبضہ رہائشی یونٹوں کے لیے]پانچ روپے یومیہ فی رہائشی یونٹ،
(سی) ایک رہائشی یونٹ پر یومیہ سو روپے سے زائد لیکن زیادہ سے زیادہ دو سو روپے وصول کرنے والے ہوٹل کی صورت میں،	[5] [حقیقی طور پر زیرِ قبضہ رہائشی یونٹوں کے لیے]دس روپے یومیہ فی رہائشی یونٹ۔
(ڈی) ایک رہائشی یونٹ پر یومیہ دو سو روپے سے زائد لیکن زیادہ سے زیادہ تین سو روپے وصول کرنے والے ہوٹل کی صورت میں۔	[6] [حقیقی طور پر زیرِ قبضہ رہائشی یونٹوں کے لیے] پندرہ روپے یومیہ فی رہائشی یونٹ۔
(ای) ایک رہائشی یونٹ پر یومیہ تین سو روپے سے زائد وصول کرنے والے ہوٹل کی صورت میں۔	[7] [حقیقی طور پر زیرِ قبضہ رہائشی یونٹوں کے لیے]بیس روپے یومیہ فی رہائشی یونٹ:

(2) ٹیکس حکومت کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق ایک یا زائد قسطوں میں ادا کیا جائے گا۔

(3) ٹیکس کی تشخیص اور وصولی اور رہائشی یونٹوں کی کُل تعداد کی تشخیص ایسی ایجنسی کی جانب سے اور ایسے طریقِ کار کے مطابق کی جائے گی جو مجوّزہ ہو اور تشخیص کار اتھارٹی اس مقصد کے لیے۔

(اے) ہوٹل کے مالک یا انتظامیہ سے اُس کے زیرِ قبضہ یا زیرِ اختیار کوئی بہی کھاتہ، دستاویز یا دیگر کاغذات طلب کر سکتی ہے جن کے بارے میں یقین کیا جا سکتا ہو کہ ان میں ہوٹل سے متعلق معلومات موجود ہیں؛ اور

(بی) کسی ہوٹل میں داخل ہو سکتی ہے اور بذریعہ تحریری حکم اپنے کسی ماتحت افسر کو داخل ہونے کا مجاز بنا سکتی ہے۔

وضاحت:-

اس سیکشن میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق میں اس کے منافی کچھ درج نہ ہو-

---

[3] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} (ترمیم) آرڈیننس، 1979 (II بابت 1979)، الفاظ "ایسے رہائشی یونٹوں کی کُل تعداد کے پچھتر فی صد پر" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 22 جنوری، 1979 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں صفحات 200-اے تا 200-بی پر شائع ہوا۔

[4] ایضاً۔

[5] ایضاً۔

[6] ایضاً۔

[7] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} (ترمیم) آرڈیننس، 1979 (II بابت 1979)، الفاظ "ایسے رہائشی یونٹوں کی کُل تعداد کے پچھتر فی صد پر" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 22 جنوری، 1979 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں صفحات 200-اے تا 200-بی پر شائع ہوا۔

(اے) "چارجز" میں رہائشی یونٹ سے منسلک پنکھوں، ایئر کنڈیشننگ، لائٹ، حرارت کاری {ہیٹنگ}، ٹیلی فون، بستر کے حوالے سے چارجز اور رہائش سے متعلقہ تمام دیگر ادائیگیاں شامل ہیں، ماسوائے وہ حصہ، اگر کوئی ہو، جو اشیائے خورد و نوش کی فراہمی سے براہِ راست منسلک ہو۔

(بی) "ہوٹل" سے مراد ایسی کاروباری جگہ ہے جہاں مالی بدل کے عوض طعام و قیام کے ساتھ یا اس کے بغیر رہائش یا دیگر خدمات فراہم کی جاتی ہیں لیکن اس میں درج ذیل شامل نہیں۔

(i) کوئی گھر یا ہوٹل جو کسی خیراتی، طبّی یا تعلیمی ادارے کی جانب سے صرف اور صرف ضعیف یا بیمار اشخاص یا طلبا، جو بھی صورت ہو، کے لیے قائم کیا گیا ہو؛ اور

(ii) وفاقی یا صوبائی حکومت کی زیر ملکیت یا زیرِ قبضہ کوئی ریسٹ ہاؤس، میس یا دیگر جگہیں جہاں سرکاری افسران یا دفاعی افواج کے اراکین کے لیے رہائش، طعام و قیام یا دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؛

(سی) "اقامت پذیر شخص" سے مراد وہ شخص ہے جو ہوٹل کی فراہم کردہ اقامتی سہولت پر قابض ہو یا اس سے استفادہ کر رہا ہو؛

(ڈی) "اقامتی یونٹ" سے مراد بستر یا سونے کی دیگر سہولت ہے جو ایک رات کے لیے اقامتی کمرہ میں اقامت پذیر شخص کو فراہم کی گئی ہو یا اسے فراہم کرنا مقصود ہو؛ اور

(ای) "اقامتی کمرہ" سے مراد ہوٹل میں کمرہ، کمرے کا حصہ یا کمروں کا سوئٹ ہے جسے عام طور پر یونٹ یا اقامتی سہولت کے طور پر کرائے پر دیا جاتا ہو اور اس میں وہ کمرہ یا کمرے کا حصہ یا کمروں کا سوئٹ شامل ہے جو ہوٹل کے باقاعدہ ملازم کے علاوہ کسی دیگر شخص کو بغیر کسی چارج کے فراہم کیا گیا ہو۔"

7۔ **پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1973 (پنجاب ایکٹ نمبر XIV بابت 1973) میں ترمیم -** پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1973 کے شیڈول کو اس آرڈیننس کے دوسرے شیڈول میں دیے گئے شیڈول سے بدل دیا جائے گا۔

8۔ **پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1977 (پنجاب ایکٹ نمبر XV بابت 1977) میں ترمیم -** پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1977 میں-

(i) سیکشن 3 میں ذیلی سیکشن (4) کے بعد مندرجہ ذیل نئے ذیلی سیکشن کا اضافہ کیا جائے گا-

"(5) مقررہ وقت کے اندر ٹیکس ادا نہ کرے، وہ ٹیکس کی رقم کے علاوہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا جو ٹیکس کی رقم سے زیادہ نہ ہو گا۔"

(ii) دوسرے شیڈول میں، نمبر شمار 5 پر اندراجات کو درج ذیل سے بدل دیا جائے گا-

1	2	3

"5۔ ٹھیکے دار جنہوں نے گزشتہ مالی سال میں وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کو اشیا، اجناس یا خدمات فراہم کی ہوں جن کی مالیت

		روپے
(i)	پچیس لاکھ روپے سے زائد ہو۔	5,000.00
(ii)	10 لاکھ روپے سے زائد ہو لیکن 25 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو۔	1,000.00
(iii)	10 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو۔	" 500.00

[8] [9۔ **دھان کی چھڑائی پر ٹیکس** - * * * * * * * * * * * * * * * *]

10۔ **موجودہ قوانین کا اطلاق** - جہاں اس آرڈیننس کے ذریعے کوئی ٹیکس یا محصول، پنجاب میں نافذ العمل کسی وضع شدہ قانون یا قواعد کے ذریعے یا ان کے تحت عائد کسی ٹیکس یا محصول میں اضافہ کے طور پر عائد کیا گیا ہو تو ایسا اضافی ٹیکس یا محصول، جو بھی صورت ہو، کی تشخیص، اکٹھا اور وصول کرنے کے لیے، جہاں تک ہو سکے، اسی طریقہ کار کا اطلاق ہو گا جو اس کی تشخیص، اُسے اکٹھا اور وصول کرنے کے لیے اُس وضع شدہ قانون اور اُس کے تحت وضع کردہ قواعد میں دیا گیا ہو۔

11۔ **دیوانی عدالتوں میں مقدمات کا امتناع** - اس آرڈیننس اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت کوئی ٹیکس یا محصول کی تشخیص، عائد یا وصول کرنے کی تنسیخ یا اس میں ترمیم کے لیے کسی دیوانی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکے گا۔

12۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار** - (1) حکومت اس آرڈیننس کے مقاصد کو مؤثر بنانے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے اور ایسے قواعد، دیگر معاملات کے علاوہ، اس آرڈیننس کے تحت عائد کسی ٹیکس، محصول {ڈیوٹی} کی تشخیص، وصولی اور ادائیگی یا کوئی جُرمانہ عائد کرنے کے لیے ضابطۂ کار اس حد تک تجویز کر سکتے ہیں، جس حد تک وہ ضابطۂ کار اس آرڈیننس میں تجویز نہ کیا گیا ہو۔

(2) متعلقہ صوبائی قوانین کی دفعات کے تحت وضع کردہ یا وضع کردہ متصور ہونے والے کوئی قواعد، جہاں تک ہو سکے، نافذ العمل رہیں گے اور اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ متصور ہوں گے۔

پہلا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 4)

نمبر شمار	**موٹر گاڑیوں کی تفصیل**	**ٹیکس کی سالانہ شرح**
1	2	3
1۔	ایسی موٹر سائیکلیں (بشمول موٹر سکوٹر) اور اٹیچمنٹ والی موٹر سائیکلیں جو اس {اٹیچمنٹ} کو میکانکی طاقت سے دھکیلیں اور جن کا لدائی کے بغیر وزن 410 کلو گرام سے زائد نہ ہو-	روپے
	(اے) دو پہیوں والی سائیکلیں جن کا لدائی کے بغیر وزن 90 کلو گرام سے زائد نہ ہو۔	52

[8] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} آرڈیننس، 2000 (III بابت 2000) حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 30 جون، 2000 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔8 میں صفحات 587 تا 595 پر شائع ہوا، جو عبوری آئینی (ترمیم) آرڈر، 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ تین ماہ کی زیادہ سے زیادہ حد کے باوجود نافذ العمل رہے گا۔

نمبر شمار	موٹر گاڑیوں کی تفصیل	ٹیکس کی سالانہ شرح
1	2	3
	(بی) دو پہیوں والی سائیکلیں جن کا لدائی کے بغیر وزن 90 کلو گرام سے زائد ہو۔	68
	(سی) ٹریلر یا سائیڈ کار کھینچنے والی دو پہیوں والی سائیکلیں	موزوں سائیکل کے لیے شرح جمع 16 روپے۔
	(ڈی) تین پہیوں والی سائیکلیں	68
2۔	اشیاء یا سامان کی باربرداری یا بارکشی کے لیے استعمال کی جانے والی گاڑیاں (بشمول تین پہیوں والی سائیکلیں) جن کا لدائی کے بغیر وزن 410 کلو گرام سے زائد ہو:—	
	(اے) برقی طاقت سے چلنے والی گاڑیاں جن کا لدائی کے بغیر وزن 1250 کلو گرام سے زائد نہ ہو۔	56
	(بی) زیادہ سے زیادہ 2,030 کلو گرام تک کی لدائی کی گنجائش والی گاڑیاں (بشمول ڈیلیوری وینز)	376
	(سی) گاڑیاں جن کی لدائی کی گنجائش 2030 کلو گرام سے زیادہ ہو لیکن 4060 کلو گرام سے زائد نہ ہو۔	628
	(ڈی) گاڑیاں جن کی لدائی کی گنجائش 4060 کلو گرام سے زیادہ ہو لیکن 6090 کلو گرام سے زائد نہ ہو	952
	(ای) گاڑیاں جن کی لدائی کی گنجائش 6090 کلو گرام سے زیادہ ہو لیکن 8120 کلو گرام سے زائد نہ ہو۔	1,876
	(ایف) گاڑیاں جن کی لدائی کی گنجائش 8120 کلو گرام سے زائد ہو۔	2,828.00
	(جی) ٹریلر کھینچے والی گاڑیاں۔	موزوں گاڑی کے لیے شرح جمع 252 روپے
3۔	کرائے پر چلنے والی اور عمومی طور پر مسافروں کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیاں (ٹیکسیاں اور بسیں)۔	
	(اے) ٹرام کاریں	28
	(بی) میکانکی طاقت سے چلنے والی تین پہیوں والی سائیکلیں (رکشہ کیب) جس میں 3 سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو	392
	(سی) موٹر گاڑیاں جن میں 20 سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو اور جو صرف اور صرف کسی کارپوریشن، میونسپلٹی یا کنٹونمنٹ کی حدود میں کرائے پر چلتی ہوں۔	88 فی نشست

(ڈی) منی بسیں جن میں 6 سے زائد اور 20 سے کم افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو اور جو صرف اور صرف کسی کارپوریشن، میونسپلٹی یا کنٹونمنٹ کی حدود میں کرائے پر چلتی ہوں۔ 132 فی

نشست

(ای) دیگر گاڑیاں جن میں 4 سے زائد افراد تک کے بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ 520

(ایف) دیگر گاڑیاں جن میں 4 سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو لیکن 6 سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو۔ 652

(جی) دیگر گاڑیاں جن میں 6 سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ 168

فی نشست

وضاحت -

اس آرٹیکل کے مقاصد کے لیے، بیٹھنے کی گنجائش میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی نشستیں شامل نہیں۔

4۔ مذکورہ بالا {گاڑیوں} کے علاوہ موٹر گاڑیاں جن میں -

(اے) 1 سے زائد اشخاص کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو 132

(بی) 3 اشخاص سے زائد کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو 268

(سی) 3 اشخاص سے زائد کے بیٹھنے کی گنجائش ہو 96

فی نشست

نوٹ - نجی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی سٹیشن ویگنوں پر نمبر شمار 4 کے تحت ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

دوسرا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 7)

نمبر شمار	فیس کی تفصیل اور مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں کا متعلقہ قاعدہ، 1969	فیس کی شرح
1	2	3 روپے
1۔	قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت ڈرائیونگ کی اہلیت کے امتحان کی فیس۔	20
2۔	قاعدہ 13 کے ذیلی قاعدہ (6)، قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ (4) اور قاعدہ 15 کے ذیلی قاعدہ (4) کے تحت کسی ڈپلیکیٹ لائسنس کی فیس	20
3۔	قاعدہ 19 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت ڈرائیونگ سیکھنے کے لائسنس کی فیس۔	20
4۔	قاعدہ 26 کی شق (i) کے تحت ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کی فیس۔	40
5۔	قاعدہ 26 کی شق (ii) کے تحت ڈرائیونگ لائسنس کی تجدید کی فیس۔	
	(اے) اگر تجدید کی درخواست لائسنس کے اختتام کی تاریخ سے تیس دن کے اندر دی گئی ہو؛ اور	20
	(بی) اگر تجدید کی درخواست لائسنس کے اختتام کی تاریخ کے تیس دن کے بعد دی گئی ہو۔	40
6۔	قاعدہ 37 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت، کسی گاڑی، ماسوائے نقل و حمل کی گاڑی، کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ اور فٹنس سرٹیفکیٹ گُم یا ضائع ہو جانے پر ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کی فیس۔	20
7۔	قاعدہ 38 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت، کسی نقل و حمل کی گاڑی کا رجسٹریشن اور فٹنس سرٹیفکیٹ گُم یا ضائع ہو جانے پر ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کی فیس۔	30
8۔	قاعدہ 39 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت، کسی نقل و حمل کی گاڑی کا رجسٹریشن اور فٹنس سرٹیفکیٹ خراب ہو جانے یا پھٹ جانے پر ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کی فیس۔	30
[9]9۔	قاعدہ 42 کے تحت درج ذیل کی رجسٹریشن فیس۔	
	(اے) موٹر سائیکل، سکوٹر یا ٹریلر جس کے پہیے دو سے زائد نہ ہوں اور جس کا وزن بغیر لدائی کے ایک ٹن سے زائد نہ ہو؛	200
	(بی) کار یا گاڑی برائے معذوراں؛	100
	(سی) نقل و حمل کی بڑی گاڑی؛	1,500
	(ڈی) کوئی دیگر گاڑی؛ اور	700

[9] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1990 (I بابت 1990) بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 28 جون، 1990، کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔4 میں، صفحات 1165-اے تا 1165-جی پر شائع ہوا۔

نمبر شمار	فیس کی تفصیل اور مغربی پاکستان موٹر گاڑیوں کا متعلقہ قاعدہ، 1969	فیس کی شرح
1	2	3 روپے
	(ای) کسی گاڑی کی عارضی رجسٹریشن۔	100
10۔	قاعدہ 47 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کسی موٹر گاڑی کے انتقالِ ملکیت کی فیس مندرجہ ذیل شرح سے وصول کی جائے گی:-	
	(i) موٹر سائیکل، سکوٹر اور گاڑی برائے معذوراں یا ٹرالر جس کے پہیے دو سے زائد نہ ہوں اور جس کا وزن بغیر لدائی، ایک ٹن سے زائد نہ ہو؛	100
	(ii) نقل و حمل کی بڑی گاڑی؛ اور	1,000
	(iii) کوئی دیگر گاڑی	450]